قصص القرآن
ایک تحقیقی مطالعہ (۲)

—— علامہ شبیر بخاری ——

○ کتاب پیدائش کی رو سے حضرت آدمؑ کے بعد حضرت شیثؑ نے ۲۹۶۲ میں خرقہ رشد و ہدایت اختیار کیا' پھر ان کی نسل میں انوش' قینان' ہلائل' جارد' اخوج' میمتو شیلح اور لامک کے نام ملتے ہیں اور حضرت نوحؑ انہی لامک کے فرزندِ ارجمند تھے۔ آپ کا نام یشکر تھا یا ایک اور لغت میں عبدالغفار کا ہم معنی تھا۔ آپ کو ابوا لبشر ثانی بھی کہتے ہیں۔ نوح اس لئے کہا گیا کہ وہ اپنے دور کے انسانوں کے دکھوں اور گناہوں پر اکثر نوحہ خواں رہتے تھے۔ ان کے دور کے حالات کے سلسلے میں انجیل کتاب پیدائش باب ۶ آیت ۹ میں ہے: The earth was filled with violence

○ قرآن مجید میں سورۂ نوح میں ہے: **قَالَ نُوحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَ وَلَدُهٗ اِلَّا خَسَارًا وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا** اور پھر بددعا کی کہ **رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا** — اس پر ارشاد ربانی ہوا کہ ایک سفینہ بناؤ جس میں ہر نوع کی مخلوق کا ایک ایک جوڑا رکھ لو۔ اور پھر سطحِ ارضی پر سیلاب آیا اور اس نے وسیع پیانے پر تباہی پھیلائی۔ دنیا کی اکثر کتبِ قدیمہ میں اس طوفان کا ذکر ملتا ہے۔ بائبل کی رو سے یہ طوفان ۲۹۰۰ ق م میں آیا۔

طوفان تھما تو سفینۂ نوحؑ الجودی اراراط (جبل وام کے جنوب مغرب میں) پر رک گیا۔ روایت ہے کہ چالیس دن اور چالیس رات مسلسل پانی برسا اور اس وقت کی مخلوقاتِ ارضی میں صرف وہی مخلوق سلامت رہی جو حضرت نوحؑ کے ساتھ تھی۔ قرآن مجید میں ہے کہ : **فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ** (الشعراء : ۱۱۹) حضرت نوحؑ کی بے وفا بیوی وا ملہ اور نافرمان بیٹا کنعان بھی طوفان کی نذر ہوگئے۔ قرآن مجید میں باپ بیٹے کا مکالمہ باہمی اور باپ کا اللہ تعالیٰ سے استغاثہ بھی ملتا ہے۔ جب بیٹا عالم بے چارگی میں

گھر گیا تو باپ نے اپنے معزل بیٹے سے کہا کہ: يٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا کہ اے بیٹے ہمارے ساتھ کشتی میں سوار ہو جا لیکن اس نے کہا کہ: سَاٰوِيْٓ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ میں پہاڑ کی طرف ہو لیتا ہوں جو پانی سے مجھے بچالے گا۔ باپ نے کہا: بیٹے لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اور پھر وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ(ہود: ۴۲) -- پھر قرآن مجید میں باپ کا استغاثہ ان الفاظ میں ہے کہ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ کہ پاک پروردگار میرا بیٹا میرے گھر والوں ہی سے ہے وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ اور تیرا وعدہ سچا ہے کہ تیرے اہل بیت کی حفاظت ہوگی۔ اس پر ارشاد ہوا کہ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ اے نوح یہ تیرے اہلبیت میں سے نہیں ہے، اس کے اعمال صالح نہیں ہیں (ہود ۴۶:)

اس سے اسلام کے تصورِ صالحیت کی بڑی خوبی سے وضاحت ہوئی کہ ع بندگی باید پیمبر زادگی مقصود نیست -- آج اولیاء اور صالحین کے تاریخی شہر ملتان میں حضرت نوحؑ کے وقت کی طرح کے طوفان کے موقع پر اربابِ خیر کے لئے لمحۂ فکریہ ہے کہ۔

پسرِ نوح بابداں بہ نشست — خاندانِ نبوتش گم شد

○ آج ہر سید، مخدوم، قریشی، ہاشمی، گیلانی، بخاری کو صدقِ دل سے محسوس کر لینا چاہئے کہ

بندۂ عشق شدی ترکِ نسب کن جامی
کاندریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

○ قرآن مجید میں حضرت نوحؑ کی قوم کو قَومَ سَوءٍ کہا گیا ہے جو حضرت نوحؑ کی عظمتِ نبوت کی قائل نہ تھی، ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر جیسے پرانے بزرگوں کے بت بنا کر اسے پوجتی تھی اور ان کے لئے الگ الگ عبادت گاہیں تعمیر کرتی تھی۔ یہ قوم معصیت کوش تھی اور شریعت الٰہی کو قبول کرنے سے ہچکچاتی تھی اور ٹال مٹول اور حیلہ سازیوں سے کام لیتی تھی وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا۝

قرآن مجید میں حضرت نوحؑ کی عبودیت حقہ (القمر) نذرات مبینہ (نوح، ہود) اور محسنیت تامہ (صفت) کا اعتراف ہے۔ انہیں آیت للعالمین (العنکبوت) مستجاب الدعوات (الانبیاء) رسول من رب العالمین (الاعراف) مخلص، موحد، ناصح، مشفق اور ہادئ برحق

قرار دیا ہے اور سَلٰمٌ عَلٰی نُوۡحٍ فِی الۡعٰلَمِیۡنَ (الصّٰفّٰت) کی سندِ عظمتِ رسالت عطا فرمائی ہے۔ لیکن بڑی حیرت اور بڑے تعجب کی بات ہے کہ عیسائیوں کی اسفارِ محرفہ میں اس مہتم بالشان نبی کے ساتھ انصاف نہیں کیا گیا اور ان کی پاکیزہ زندگی کو داغدار بنانے کی بڑی گھناؤنی سازش کی گئی ہے۔ پیدائش باب ۶ آیت ۹ میں تو کہا گیا کہ:

> Noah was a righteous man. He proved himself faultless among his contemporaries. Noah talked with the true God.

لیکن باب ۹ کی آیات ۲۱، ۲۲ یوں ہیں:

> And he began drinking of the wine and became intoxicated himself in the midst of his tent. Later Haw the father of Canaan saw his father's nakedness and went telling it to his true brothers outside. (Genesis 9: 21-22)

○ پھر بیٹوں نے اپنے باپ کی عریانی کو ڈھانپا لیکن جب حضرت نوحؑ کے ہوش و حواس بحال ہوئے تو انہوں نے کہا:

> Cursed be Canaan. Let him become the lowest slave to his brothers.

○ باب پیدائش میں حضرت نوحؑ کی عمر ۹۰ سال لکھی گئی ہے اور The.World.in.Collision کے روسی مصنف نے ثابت کرنا چاہا ہے کہ ان دنوں سال ایک ماہ کے عرصے پر بھی شمار ہوتا تھا۔ اس لحاظ سے ان کی عمر آج کے کیلنڈر کے مطابق ۷۹ / ۸۰ سال بنتی ہے اور یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے۔

○ پرانے اور نئے عہدناموں میں کتاب پیدائش، خروج، اسموئیل، ۲ سموئیل، سلاطین، احبار، گنتی، استثناء، صحیفۂ ایوب، صحیفۂ یوحنا، لوقا، متی، تاریخ اور باقی ابواب میں ادریسؑ، لوطؑ، ہودؑ، ابراہامؑ، اسمٰعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ، یوسفؑ، داوٗدؑ، سلیمانؑ، موسیٰؑ، ایوبؑ، زکریاؑ، عیسیٰؑ اور دیگر انبیاء کے حالات مذکور ہیں لیکن ان میں عوامی قصہ گوئی کا بازاری رنگ جابجا اتنا گہرا ہے کہ ان کی پیغمبرانہ عظمت قدم قدم پر مجروح ہوتی ہے۔ تفصیلات کا

احاطہ تو ایک مبسوط کتاب میں ہی ممکن ہے' مختصراً چند اشارات ملاحظہ ہوں۔

قرآن مجید میں حضرت لوطؑ کے بارے میں صراحت سے کہا گیا ہے کہ وہ مرسلین میں سے تھے (صافات)' انہوں نے اپنی امرد پرست اور ہم جنسیت گزیدہ قوم کی تنذیر کی' ان کی سرکشی پر انہیں تعذیب ہوئی' پتھر برسے' شکرانِ نعمت کے سبب آلِ لوط کو بچالیا گیا (القمر)۔ فواحش کی پستیوں میں گری ہوئی قوم کو حضرت لوطؑ نے انتباہ کیا اور جب ان کی نافرمانیوں کی انتہا ہوگئی تو لوطؑ نے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی۔ فرشتوں نے بشارت دی کہ گھبراؤ نہیں' نہ ہی رنجیدہ ہوجاؤ **اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ** ہم تمہیں اور تمہارے اہل کو بچالیں گے (العنکبوت) اور النجم' النمل' الشعراء' الفرقان' الانبیاء الحجر' ہود اور الاعراف میں ان کا ذکر بڑے احترام سے کیا گیا ہے۔ سورۂ ہود میں **"هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِیْ"** میں "میری بیٹیوں" سے مراد "میری قوم کی بیٹیاں" ہیں۔ اسی طرح جہاں ان کی بیوی (غالباً اوالہ) کی بے وفائی کا ذکر ہے وہاں یہ بھی وضاحت ہے کہ وہ بھی کافروں کے ساتھ رہنے والوں میں رہ گئی (الشعراء)۔ اس سارے قصے میں کسی مقام پر بھی حضرت لوطؑ کی پیغمبرانہ وجاہت' پاکباز سیرت اور عظمتِ رسالت پر کوئی حرف نہیں آتا۔ لیکن بائبل کے قصہ گوؤں نے کتاب پیدائش باب ۱۹ کی آیات ۳۰ تا ۳۸ میں حضرت لوط اور ان کی بیٹیوں کے بارے میں ایک ایسا ناپاک افسانہ گھڑا ہے کہ اس سے انسانی شرافتوں کا دیوالہ پٹ گیا ہے اور انسانی عفت و حیاء کا جنازہ نکل گیا ہے۔ پرانے عہد نامے (شائع کردہ پاکستان بائبل سوسائٹی) لاہور مطبوعہ ۱۹۶۵ء) میں صفحہ ۱۹ پر وہ قصہ مذکور ہے جس کو نقل کرنے کی ہمارے اندر تاب نہیں۔باپ بیٹی کے نہایت درجہ مقدس رشتے پر جو داغ وہاں لگایا گیا ہے' شاید سگمنڈ فرائیڈ بھی یہ کچھ نہ کرپایا ہو۔

سدوم کی نسبت سے Sodomy بائبل میں بھی فعل مذموم قرار دیا گیا تھا لیکن دنیائے مسیحیت کی ممتاز ملکہ الزبتھ کے دورِ حکومت میں ایسا بھی ہوا کہ ایک باقاعدہ ایکٹ (Homo Sexualty Act.1967) کی رو سے اس گھناؤنے جرم کو جواز فراہم کردیا گیا۔ حضرت لوطؑ کی تعلیمات کی اس سے بڑھ کر اور کیا تضحیک ہوسکتی ہے؟

○ حضرت یعقوبؑ کا سورۂ یوسف اور دیگر آیاتِ قرآنی میں ایک جلیل القدر پیغمبر کا بطور ایک صابر' شکرگزار' مشفق باپ کا کردار ابھرتا ہے جس نے اپنے بیٹے کو مطلع کیا کہ

یَجتَبِیکَ رَبُّکَ وَیُعَلِّمُکَ مِن تَاوِیلِ الاَحَادِیثِ وَیُتِمُّ نِعمَتَہٗ عَلَیکَ وَعَلٰی اٰلِ یَعقُوبَ کَمَا اَتَمَّھَا عَلٰی اَبَوَیکَ مِن قَبلُ اِبرَاھِیمَ وَ اِسحٰقَ اِنَّ رَبَّکَ عَلِیمٌ حَکِیمٌ (یوسف : ۵ - ۶) کہ تو اپنے رب کا مجتبیٰ ہوگا، تمہیں تاویل الاحادیث کا علم عطا ہوگا اور تجھ پر اور میری آل پر اسی طرح اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اتمام ہوگا جس طرح تیرے اجداد ابراہیمؑ اور اسحٰقؑ پر قبل ازیں ہوا تھا۔ پھر اس **اَباً شَیخًا کَبِیرًا** کا وہ مقام شکر و امتنان سامنے آتا ہے کہ **اِنَّمَا اَشکُو بَثِّی وَ حُزنِی اِلَی اللّٰہِ** اور پھر حضرت یوسفؑ کا وہ اکرامِ والدین کا لافانی مظاہرہ **وَ رَفَعَ اَبَوَیہِ عَلَی العَرشِ** اور یہ پورا قصہ احسن القصص انسانیت کبریٰ کی اقدارِ اعلیٰ کی بڑی ہی خوبصورتی سے محافظت کرتا ہے اور ہر پیغمبر مینارۂ نور کی طرح اپنے دور کے انسانوں کے سفینہ ہائے حیات کی رہنمائی کرتا دکھائی دیتا ہے۔

○ برخلاف ازاں عہد نامہ قدیم کا یعقوب اپنی دونوں بیویوں سے جو آپس میں سگی بہنیں ہیں شکایت کرتا ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے باپ کا رخ پہلے سے بدلا ہوا ہے میرے باپ کا خدا میرے ساتھ رہا ہے۔ تم تو جانتی ہو کہ میں نے اپنے مقدور بھر تمہارے باپ کی خدمت کی ہے لیکن تمہارے باپ نے مجھے دھوکہ دے دے کر دس بار میری مزدوری بدلی ... (لابن کی بیٹیوں نے کہا) اس نے ہم کو بھی بیچ ڈالا اور ہمارے روپے بھی کھا بیٹھا. ..... سوراحل اپنے باپ کے بتوں کو چرا کر لے گئی اور یعقوب بھی لابن ارامی سے چوری چلا گیا ..... لابن نے سات منزلوں پر اسے جا پکڑا وغیرہ وغیرہ' (پیدائش باب ۳۱) اور چھپ کر بھاگنے اور بتوں کے چرانے پر اسے مطعون کیا۔ پھر ایک عجیب و غریب من گھڑت کہانی ہے کہ یعقوب دونوں بیویوں' دونوں لونڈیوں (اور ان کے بارے میں بھی لغو روایات ہیں) اور گیارہ بیٹوں کو ساتھ لیکر چلا' سب کو یبوق کے گھاٹ کے پار اتارا اور خود اکیلا رہ گیا۔ وہ رات بھر ایک شخص کے ساتھ کشتی لڑتا رہا اور یعقوب اس پر غالب رہا ---- پھر اس شخص نے یعقوب کی ران کو اندر سے چھوا اور یعقوب کی ران اس کشتی کرنے میں چڑھ گئی اور اس نے کہا مجھے جانے دے کیونکہ پو پھٹ چلی ہے۔ یعقوب نے اس سے برکت مانگی۔ اس نے نام پوچھا۔ اس نے یعقوب بتایا تو اس نے کہا تیرا نام آگے کو یعقوب نہیں بلکہ اسرائیل ہوگا کیونکہ تو نے خدا اور آدمیوں کے ساتھ زور آزمائی کی اور غالب ہوا ---- گویا کشتی میں فریق ثانی خدا تھا اور یعقوب نے اس پر فتح پائی (لاحول

ولاقوۃ) -- پھر مذبح بنانے، ختنہ، لڑکیوں کی مباشرت، یعقوب کی بیٹیوں کے معاشقے اور نہ جانے کیا کیا Myths اکٹھی کی ہیں اور ان کا معاشرۂ انسانی کی تعمیرو تشکیل میں کیا دخل ہے قصہ گوؤں کو ہی علم ہو گا۔

○ حضرت داوٗدؑ کو (سورۂ سبا آیت ۱۰: **وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ مِنَّا فَضْلًا**) اللہ نے برتری اور فضیلت بخشی اور پہاڑوں اور پرندوں کو ان کے لئے مسخر کردیا، ان کے لئے لوہے کو نرم کردیا تاکہ بآسانی زرہیں بنا سکیں۔ حضرت داوٗدؑ "ذوالاید" (صاحبِ قوت) تھے اور "اواب" بھی (رجوع الی اللہ کرنے والے) اور پرند ان کے "اواب" (فرماں بردار) تھے۔ ان کی بادشاہی مستحکم تھی (**شَدَدْنَا مُلْكَهُ**) اور وہ صاحب حکمت تھے (**آتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ**) وہ دو ٹوک فیصلہ کرنے کی صلاحیت کے مالک تھے (**فَصْلَ الْخِطَابِ**) اور ان کی عدل گستری کا واقعہ بھی ذکر کیا گیا ہے۔ انہیں منطق الطیر سکھائی گئی، صنعتِ لبوس سے سرفراز ہوئے اور ان کا اور حضرت سلیمان کا اعتراف ہے کہ: **قَالَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَضَّلَنَا عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ** (النمل) -- اور البقرہ، الانبیاء، ص اور جہاں کہیں بھی ان کا ذکر آیا ہے اس سے ان کی عظمتِ رسالت کا ہر نقش نمایاں ہوتا ہے۔ لیکن برخلاف ازاں بائبل ۲ سموئیل ب ۶ داؤد کو ساؤل کی بیٹی نے خداوند کے حضور اچھلتے ناچتے دیکھا، داؤد نے آج کے دن اپنے ملازموں کی لونڈیوں کے سامنے اپنے کو برہنہ کیا جیسے کوئی بانکا بے حیائی سے برہنہ ہوجاتا ہے۔ ان کے کردار کو داغ دار بنانے کے لئے یہ قصہ بھی "زیبِ داستان کے لئے کچھ بڑھا لینے" کی بے حد شرمناک مثال ہے (سموئیل باب گیارہ (۲۷-۲) ملاحظہ ہو:

> "اور شام کے وقت داؤدؑ اپنے پلنگ پر سے اٹھ کر بادشاہی محل کی چھت پر ٹہلنے لگا اور چھت پر سے اس نے ایک عورت کو دیکھا جو نہا رہی تھی اور وہ عورت نہایت خوبصورت تھی۔ تب داؤد نے لوگ بھیج کر اس عورت کا حال دریافت کیا اور کسی نے کہا کیا وہ العام کی بیٹی بت سبع نہیں جو حتی اوریاہ کی بیوی ہے اور داؤد نے لوگ بھیج کر اسے بلالیا اور وہ اس کے پاس آئی اور اس نے اس سے صحبت کی کیونکہ وہ اپنی ناپاکی سے پاک ہوچکی تھی"۔

بعد ازاں واقعہ آگے چلتا ہے تاآنکہ اوریاہ کو میدان جنگ میں بھیج دیا جاتا ہے اور یوآب کو لکھا جاتا ہے کہ اوریا کو گھمسان میں سب سے آگے رکھنا اور تم اس کے پاس سے ہٹ

جانا تاکہ وہ مارا جائے(۱۶)۔ جب اوریاہ کی بیوی نے سنا کہ اس کا شوہر مرگیا تو وہ شوہر کے لئے ماتم کرنے لگی اور جب سوگ کے دن گزر گئے تو داؤد نے اسے بلوا کر اپنے محل میں رکھ لیا اور وہ اس کی بیوی ہو گئی۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون)

ہمارے بعض غیر محتاط مفسرین نے سورۂ ص کی دنبیوں والی آیت کی حکایت اسرائیلیات کے اس لغو افسانے سے جوڑنا چاہی ہے' حالانکہ اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ دو مستفسرین کے سوالات ان کے اپنے مسائل سے متعلق تھے اور حضرت داؤد کا استغفار اس بناء پر تھا کہ انہوں نے فریقین کی بات سننے سے پہلے قطعیت پر پہنچنے کی کوشش کی۔ قرآن مجید کے قصص میں حضرت داؤدؑ کے کردار پر کوئی حرف نہیں آتا۔

سب سے زیادہ افسوس ناک امر یہ ہے کہ بائبل کے قصہ گوؤں کی دست برد سے حضرت عیسیٰؑ کی ذات گرامی بھی محفوظ نہیں رہی۔

○ متی ب۱ کی رو سے یسوع مسیح ابن داؤد ابن ابرہام کا نسب نامہ یوں ہے:

ابرہام سے اضحاق پیدا ہوا اور اضحاق سے یعقوب پیدا ہوا اور یعقوب سے یہوداہ اور اس کے بھائی پیدا ہوئے اور یہوداہ سے فارص اور زارح تمر سے پیدا ہوئے اور فارص سے حصرون پیدا ہوا اور حصرون سے رام پیدا ہوا اور رام سے عمینداب پیدا ہوا اور عمینداب سے نحسون پیدا ہوا اور نحسون سے سلمون پیدا ہوا اور سلمون سے بوعز راحب سے پیدا ہوا اور بوعز سے عوبید روت سے پیدا ہوا اور عوبید سے لیی پیدا ہوا اور لیی سے داؤد بادشاہ پیدا ہوا اور داؤد سے سلیمان اس عورت سے پیدا ہوا جو پہلے اوریاہ کی بیوی تھی ..... اور پھر یہ سلسلہ آیت ۱۶ تک جاتا ہے کہ اور یعقوب سے یوسف پیدا ہوا' یہ مریم کا شوہر تھا۔

اس سلسلۂ نسب میں جن نشان کردہ تین خواتین کا نام آیا ہے بائبل کی رو سے

(۱) تمریا تامار (پیدائش ب۳۸' ۱۹ - ۱۳) یہوداہ کی بہو تھی جو برقع اوڑھ کر تمنت کی راہ پر جا بیٹھی۔ یہوداہ نے اس سے کہا ذرا مجھے اپنے ساتھ مباشرت کرنے دے۔ وہ مان گئی۔ خسر سے مباشرت کے بعد اس سے بچہ پیدا ہوا۔

(۲) راحب (یشوع ب ۲) شطیم کے دو مرد ایک کسبی کے گھر جس کا نام راحب تھا آئے اور وہیں سوئے۔

(۳) اوریاہ کی بیوی ۲ سموئیل (ب ۱۱، ۵ - ۲)- داؤد نے لوگ بھیج کر اسے بلا لیا، وہ اس کے پاس آئی، اس نے اس سے صحبت کی۔

○ قصص القرآن کا مزاج پاکیزہ ہے۔ ان میں زندگی کی اونچی سے اونچی قدروں کی عکاسی ہے، اور وہ بلاشبہ Imaginative expression of basic truth کی اساس ہیں۔ البتہ جس مذہب کے پیرو اپنے پیغمبروں کے بارے میں قصے بیان کرنے میں صداقتوں سے اس درجہ تہی دامن ہوں تو نہ تو انہیں حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بارے میں اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ کی رفعتوں کا ادراک ہو سکتا ہے اور نہ ہی ان کی رحمۃ للعالمینی اور خاتم النبی تک رسائی ممکن ہے۔ قصص القرآن کا انسانیتِ کبریٰ کی اقدارِ عالیہ پر یہ سب سے بڑا احسان ہے کہ انہوں نے انبیاء و مرسلین کی پاکیزہ زندگیوں سے وہ گرد جھاڑ دی ہے جو غیر ذمہ دارانہ قصہ گوئی نے ان کی شخصیتوں پر ڈالنے کی نامسعود کوشش کی۔ الحمدللہ العلی العظیم!!

لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ

(الحج - آیت ۳۷)

اللہ تک تمہاری قربانیوں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا مگر تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے -

قربانی ہماری معاشرتی رسم ہے یا دینی فریضہ!

عید الاضحیٰ کے مبارک موقع پر قربانی کے ساتھ

قربانی کی روح اور مقاصد کو سمجھنے کے لیے

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کی تالیف

عید الاضحیٰ اور فلسفۂ قربانی

کا مطالعہ ضرور کیجئے

• سفید کاغذ • رنگین سرورق • ۴۸ صفحات • قیمت -/۶ روپے

قریبی بکسٹال سے خریدیئے یا ہم سے منگوائیے!

مرکزی انجمن خدام القرآن، ۳۶ - K ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۴